بسم اللہ الرحمن الرحیم

منگنی کے بعد منگیتر سے بات چیت کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کہ اگر لڑکا لڑکی کا رشتہ طے ہوجائے تو وہ ایک دوسرے سے بات کرسکتے ہیں؟ اگر لڑکی علم حاصل کررہی ہواور رشتہ عام لڑکے سے ہوا ہو تو کیا وہ اس لڑکے سے رابطہ کرکے اُسے بھی علم دین اور نماز وغیرہ کے بارے میں تلقین کرسکتی ہے؟

جواب

اجنبی مرد و عورت کو بلاوجہ شرعی آپس میں بات چیت کرنے اور رابطہ رکھنے کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ منگنی محض وعدۂ نکاح ہوتی ہے، نکاح نہیں۔ جس طرح منگنی سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے نامحرم ہوتے ہیں، یوں ہی منگنی کے بعد بھی ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کا نکاح ہوجائے۔ لہذا منگنی کے بعد منگیتر سے براہ راست یا میسج، وٹس ایپ، فون وغیرہ پر کسی قسم کی دینی، دنیوی بات چیت اور رابطہ رکھنے کی اجازت نہیں۔

اجنبی مردوں سے گفتگو کرنے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا'' ترجمہ کنزُالعِرفان: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو۔ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب: 32)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنی عفت اور پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق یہی ہے کہ جب انہیں کسی ضرورت، مجبوری اور حاجت کی وجہ سے کسی غیر مرد کے ساتھ بات کرنی پڑجائے تو ان کے لہجے میں نزاکت نہ ہو اور آواز میں بھی نرمی اور لچک نہ ہو بلکہ ان کے لہجے میں اَجنبیت ہو اور آواز میں بیگانگی ظاہر ہو، تاکہ سامنے والا کوئی بُرا لالچ نہ کرسکے اور اس کے دل میں شہوت پیدا نہ ہو اور جب سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زیرِ سایہ زندگی گزارنے والی امت کی ماؤں اور عفت و عصمت کی سب سے زیادہ محافظ مقدس خواتین کو یہ حکم ہے کہ وہ نازک لہجے اور نرم انداز سے بات نہ کریں تاکہ شہوت پرستوں کو لالچ کا کوئی موقع نہ ملے تو دیگر عورتوں کے لئے جو حکم ہوگا اس کا اندازہ ہر عقل مند انسان آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے''۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد8، صفحہ 16-17، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ''ولا نجیز لھنّ رفع أصواتھنّ ولا تمطیطھا ولا تلیینھا وتقطیعھا لما في ذلك من استمالۃ الرّجال إلیھنّ وَتحریك الشّھوَات منھم ومن ھذا لم تجز ان تؤذن المراۃ'' ترجمہ: ہم عورتوں کیلئے اپنی آوازیں بلند

کرنے، اسے مخصوص میلان والے لہجے میں لمبا کرنے، اس میں نرم لہجہ اختیار کرنے اور اس میں طرز بنانے کی اجازت نہیں دیتے، کیونکہ ان سب باتوں میں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور ان کی شہوات کو ابھارنا ہے، اسی وجہ سے یہ جائز نہیں کہ عورت اذان دے۔
(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، مطلب فی ستر العورۃ، صفحہ 97، دار المعرفۃ، بیروت)

وقار الفتاوی میں مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔" (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ 134، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وقار الفتاوی ہی میں ایک دوسرے مقام پر فرمایا: "رشتہ جوڑنے کے بعد بھی غیر محرم شخص کے احکام باقی رہیں گے، نہ اس سے بات کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ تنہائی میں جمع ہو سکتی ہے"۔ (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ 148، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-987

تاریخ اجراء: 02 جمادی الاخری 1447ھ/24 نومبر 2025ء